عرفان شریعت
کامل سہ حصص
مؤلفہ مجدد مأتہ حاضرہ حضرت شاہ احمد رضا خاں صاحب بریلوی قدس سرہٗ
سنی دار الاشاعت علویہ رضویہ
ڈجکوٹ روڈ
لائل پور
NATIONAL BLOCK CALCUTTA

مَنْ یُّرِدِ اللّٰہُ بِہٖ خَیْرًا یُّفَقِّہْہُ فِی الدِّیْنِ

الحمد للہ

کہ مجموعہ مبارکہ جامع مسائل ضروریہ حاوی احکام شرعیہ معدن نکات لطیفہ

مخزن اسرار عجیبہ

یعنی

بعض فتاوے حضور پر نور اعلحضرت مجدد مائۃ حاضرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مُسمّٰی بہ

عرفان شریعت

حصہ اول و دوم و سوم

جنکو مولوی محمد عرفان علی صاحب قادری رضوی بیسلپوری نے جمع کیا

الناشر سُنّی دارالاشاعت علویہ رضویہ ڈجکوٹ لائلپور

قیمت ۲/۵۰

عو [illegible] علی مدد منہ ولتکمیل العبادۃ ببرکۃ مجاورۃ ارواحہم الطاھرۃ فلا حرج فی ذلک [illegible] سوال مزار جناب اسمٰعیل ومرقد حضرت ہاجرہ صلی اللہ علیہما وسلم میں حطیم میں واقع ہے معہذا ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے بامر جناب رسالت علیہ افضل الصلاۃ والتحیۃ اس میں نماز پڑھی اور آپ نے اس نماز کو قائم مقام صلوۃ فی الکعبہ کے قرار دیا۔ روی الامام ابوداؤد سلیمان بن الاشعث بن اسحٰق بن بشیر السجزی السجستانی والحافظ ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورۃ بن موسیٰ بن الضحاک السلمی الترمذی واللفظ لابی عیسیٰ قال حدثنا قتیبۃ فذکر باسنادہ عن عائشۃ قالت کنت احب ان ادخل البیت فاصلی فیہ فاخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدی فادخلنی الحجر وقال صلی فی الحجر ان اردت دخول البیت فانما ھو قطعۃ من البیت الحدیث قال ابوعیسیٰ ھذا حدیث حسن صحیح قال العلامۃ مجد الدین محمد بن یعقوب الشیرازی الفیروزآبادی فی القاموس الحجر بالکسر ما حواہ الحطیم المدار بالکعبۃ شرفہا اللہ من جانب الشمال انتھٰی بالالتقاط قال الامام الحصکفی فی الدر المختار وبہ قبر اسمٰعیل وھاجر انتھٰی وقال ابن درید فی الجمھرۃ فیہ قبرھا وابنھا اسمٰعیل علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام انتھٰی کذا قال القاضی الامام ابومحمد بدر الدین شیخ الاسلام محمود بن احمد العینی فی البنایۃ حاشیۃ الھدایۃ والعلم عند ربی منہ البدایۃ والیہ النھایہ۔

لاشک فی صحۃ جواز الصلوۃ علی ما صرح بہ المجیب المصیب

محمد یعقوب علی عفی عنہ

الجواب الجواب

محمد نقی علی عفی عنہ

اجاد المجیب وافاد

محمد احسن الصدیقی

العبد المذنب احمد رضا عفی عنہ بمحمدن المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

اصاب من اجاب

محمد سلطان حسن عفا اللہ عنہ

محمد نقی علی عفی عنہ

احمد رضا خان عفی عنہ

صح نقی
محمد احسن

مسئلہ ۳۴: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام ومفتیان عظام اوام فیضہم المولی العلام ان مسائل میں۔ بینوا توجروا

(۱) ایک صاحب مسمی مولوی اشرف علی ساکن قصبہ تلہر ضلع شاہجہان پور وعہ مریدے الصاحب حکیم عبد اللہ مقیم تلہر ہیں حکیم صاحب کا بیان ہے کہ یزید فاسق فاجر نہ تھا اس کو برا نہ کہا جائے اور سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ

کو اس کے وہاں نہ جانا چاہیئے تھا۔ کیوں گئے اور یہ ملکی جنگ تھی۔ دوسرے یہ کہ نماز فجر کے بعد ان سے مصافحہ کرنا چاہا انہوں نے مصافحہ نہ کیا اور بدعت بنا دیا۔ کیا حکیم صاحب [illegible] نہیں کیا انہوں نے حضرت سید الشہداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان ارفع و اعلیٰ میں گستاخی نہ کی۔ واد کذب بیانی نہ دی۔ کیا مصافحہ سے دست کشی و انکار اس امر کو ثابت نہیں کرتا کہ ان کی مراد بدعت سے بدعت سیئہ ہے اور ان کا یہ فعل وہابیانہ ہے۔

(۲) اول الذکر مولوی صاحب ایک زمانہ تک مدرسہ مولوی لیسین واقعہ بریلی محلہ سرائے خام کے مدرس رہ چکے ہیں کیا ان کی وہابیت کو اسی قدر کافی نہیں کہ ایک بدمذہب کے مدرسہ میں ملازم رہ کر اس مدرسہ کے دستور العمل درس تعلیم کی پابندی کر کے درس دیا چہ جائیکہ علم غیب حبیب خدا سید ہر دو سرا علیہ افضل التحیۃ والثنا میں وہابیانہ خیال مغویانہ قیل و قال ہے۔

جو کوئی شخص صحیح العقیدہ علم حضور سراپا نور کو روز اول سے قیامت تک کے تمام اشیاء ذرہ ذرہ کو کلیتہً و جزئیتہً محیط جانے اور ان کے واسطے ما کان و ما یکون کا علم مانے اور قائل علوم غیب خمسہ ہو وہ شخص ان مولوی صاحب کے نزدیک مضل ضلل قابل عتاب و نکال ہے۔

اکابر علمائے اہلسنت کثر ہم اللہ تعالیٰ کی شان میں جن کی مدح و ستائش میں مفتیان علام و علمائے ذوی الاحترام حرمین طیبین و روم و شام وغیرہم مبالغہ فرمائیں اور ان کو پیشوا و سردار علمائے اہلسنت بتائیں یہ صاحب بیہودہ الفاظ و ناشائستہ کلمات زبان پہ لائیں۔

ان صاحب کے تمام اوصاف میں باستثنائے مدرسی مدرسۂ مذکورہ حکیم صاحب مذکور بھی شریک، وہم خیال۔ یہ دونوں صاحب مولوی قاسم صاحب نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند و مولوی رشید احمد گنگوہی و مولوی اشرفعلی تھانوی کو اپنا پیشوا جانتے اور سرتاج اہلسنت مانتے ہیں۔ کیا یہ دونوں صاحب کم سے کم بدعتی و بدمذہب نہیں کیا ان کے ساتھ ان احادیث و اقوال کے مطابق عمل نہ کیا جائے جو فتاوی الحرمین میں جمع بمبئی میں مذکور ہیں۔ فی صحیح مسلم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایاکم وایاھم لا یضلونکم ولا یفتنونکم۔ صحیح مسلم شریف میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ان سے الگ رہو انہیں اپنے سے دور رکھو کہیں وہ تمہیں بہکا نہ دیں کہیں وہ تمہیں فتنے میں نہ ڈال دیں۔ ولابی داؤد عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما

عن [illegible] [illegible]ی علیہ وسلم وان مرضوا فلا تعودوھم وان ماتوا فلا تشھدوھم ابوداؤد کی حدیث میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے ہے نبی صلی اللہ تعالے علیہ وسلم نے فرمایا وہ بیمار پڑیں پوچھنے نہ جاؤ مرجائیں تو جنازہ پر حاضر نہ ہو۔

زاد[3] ابن ماجۃ عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وان لقیتموھم فلا تسلموا علیھم۔ ابن ماجہ نے بروایت جابر رضی اللہ تعالے عنہ اسقدر اور بڑھایا جب انہیں ملو تو سلام نہ کرو۔

وعند[4] العقیلی عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا تجالسوھم ولا تشاربوھم ولا تواکلوھم ولا تناکحوھم۔ عقیلی نے انس رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کے ساتھ نہ بیٹھو۔ ساتھ پانی نہ پیو۔ ساتھ کھانا نہ کھاؤ۔ شادی بیاہت نہ کرو۔

زاد[5] ابن حبان رضی اللہ عنہ لا تصلوا علیھم ولا تصلوا معھم۔ ابن حبان نے انہیں کی روایت سے زائد کیا ان کے جنازے کی نماز نہ پڑھو ان کے ساتھ نماز نہ پڑھو۔

وللدیلمی[6] عن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انی بریٔ منھم وھم براء منی جھادھم کجھاد الترک والدیلم۔ دیلمی نے معاذ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ تعالے علیہ وسلم نے فرمایا میں ان سے بیزار ہوں وہ مجھ سے بے علاقہ ہیں ان پر جہاد ایسا ہے جیسا کافران ترک و دیلم پر۔

ولابن[7] عساکر عن انس رضی اللہ تعالے عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا رأیتم صاحب بدعۃ فاکفھروا فی وجھہ فان اللہ یبغض کل مبتدع ولا یجوز احد منھم علی صراط لکن یتنافتون فی النار مثل الجراد والذباب۔ ابن عساکر رضی اللہ عنہ انس رضی اللہ عنہ سے راوی نبی صلی اللہ تعالے علیہ وسلم فرماتے ہیں جب کسی بدمذہب کو دیکھو تو اس کے روبرو اس سے ترش روئی کرو اس لئے کہ اللہ تعالے ہر بدمذہب کو دشمن رکھتا ہے ان میں کوئی پلصراط پر گزر نہ پائے گا بلکہ ٹکڑے ٹکڑے ہوکر آگ میں گر پڑیں گے جیسے ٹیری اور مکھیاں گرتی ہیں۔

وللطبرانی[8] وغیرہ عن عبداللہ بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من وقر صاحب بدعۃ فقد اعان علی ھدم الاسلام۔ جو کسی بدمذہب کی توقیر کرے اس

نے اسلام کے ڈھانے پر مدد دی۔ ولہ فی الکبیر ولابی نعیم فی الحلیۃ عن معاذ [illegible] ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من مشی الی صاحب بدعۃ لیوقرہ فقد اعان علی ھدم الاسلام و غیرہ من الاحادیث۔ نیز طبرانی۔ معجم کبیر اور ابونعیم نے حلیہ میں معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو کسی بدمذہب کی طرف اسکی توقیر کرنے کو چلے اس نے اسلام ڈھانے میں اعانت کی اور اس کے سوا اور حدیثیں ہیں۔ قال العلماء فی کتب العقائد کشرح المقاصد وغیرہ ان حکم المبتدع البغض والاھانۃ والرد والطرد۔ علماء کتب عقائد مثل شرح مقاصد وغیرہ میں فرماتے ہیں کہ بدمذہب کا حکم اس سے بغض رکھنا اسے ذلت دینا اس کا رد کرنا اسے دور ہانکنا۔

وفی غنیۃ الطالبین قال فضیل بن عیاض من احب صاحب بدعۃ احبط اللہ عملہ واخرج نور الایمان من قلبہ واذا علم اللہ عزوجل من رجل انہ مبغض لصاحب بدعۃ رجوت اللہ تعالیٰ ان یغفر ذنوبہ وان قل عملہ واذا رأیت مبتدعا فی طریق فخذ طریقا اخر اھ غنیۃ الطالبین شریف میں ہے فضیل ابن عیاض نے فرمایا جو کسی بدمذہب سے محبت رکھے اس کے عمل حبط ہو جائیں اور ایمان کا نور اس کے دل سے نکل جائے گا اور جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے کو جانے کہ وہ بدمذہب سے بغض رکھتا ہے تو مجھے امید ہے کہ مولیٰ سبحانہ وتعالیٰ اس کے گناہ بخش دے اگرچہ اس کے عمل تھوڑے ہوں۔ جو کسی بدمذہب کو راہ میں آتا دیکھو تو تم دوسری راہ ہولو۔ انتہیٰ لقدر ذالعصر ودتہ (۱۳) جب شرع مطہر نے ایسے لوگوں سے اس درجہ نفرت دلائی اور اسقدر برائی بیان فرمائی تو کیا مسلمانوں کا فرض مذہبی نہیں کہ ان کو مسجد میں آنے سے روکیں ان سے ہر قسم کا قطع تعلق کریں علی الخصوص وہ شخص جس کے ہاتھ میں مسلمانوں کا کام ہو اور مسلمان اس کو مانتے ہوں اور عزت اور وقار کی نظر سے دیکھتے ہوں خواہ بباعث علم یا بجہت پیری مریدی یا بخیال تونگری وغیرہ اس پر سخت ضروری کہ ان کو دخول مسجد سے حتی الوسع رد کے اور ان کے ساتھ میل جول سے مسلمانوں کو باز رکھے۔ جو شخص ان مولوی صاحب وحکیم صاحب کے خیالات باطلہ وحالات فاسدہ پر مطلع ہو کر ان دونوں کو امام بنائے اور ان کے پیچھے نماز پڑھے اور کہے یہ مولویوں کے جھگڑے ہیں ہمیں ان سے کیا سروکار آخر یہ دونوں عالم تو ہیں کیا وہ نمازیاں کافر اور نہیں مفسد بین فی الدین سے نہیں اور وہ نماز اسکی باطل وہ دو نہیں حالانکہ جن تین علمائے مذکورین

تو یہ دونوں [illegible] گئے ہیں ان کے بارے میں مفتیان و علمائے مکہ مکرمہ و مدینہ طیبہ نے یہ حکم دیا جیسا کہ فتاوی حسام الحرمین میں مذکور ہے۔

ان ھؤلاء الفرق الواقعین فی السؤال غلام احمد القادیانی ورشید احمد ومن تبعہ کخلیل احمد الانبھتی واشرف علی وغیرھم لا شبھۃ فی کفرھم بلا مجال بل لا شبھۃ فی من شک فی کفرھم بحال من الاحوال۔ بیشک یہ طائفے جن کا تذکرہ سوال میں واقع ہے غلام احمد قادیانی اور رشید احمد گنگوہی اور جو اس کے پیرو ہوں جیسے خلیل احمد انبیٹھی اور اشرف علی وغیرہ ان کے کفر میں کوئی شبہ نہیں اور نہ شک کی مجال بلکہ جو ان کے کفر میں شک کرے بلکہ کسی طرح کسی حال میں انہیں کافر کہنے میں توقف کرے تو اس کے کفر میں بھی شبہ نہیں اسی میں ہے۔ اظھر فضائحھم القبیحۃ فی المعتمد المستند فلم یبق من نتائجھم الفاسدۃ فیہ الا ونیقھا فلیکن منک التمسک بتلک العجالۃ السنیۃ تظفر فی بیان الرد علیھم بکل واضحۃ دامغۃ جلیلۃ لا سیما المتصدی لحل رایۃ ھذہ الفرقۃ المارقۃ التی تدعی بالوھابیۃ ومنھم مدعی النبوۃ غلام احمد القادیانی والمارق الاخر المنقص لشان الالوھیۃ والرسالۃ قاسم النانوتوی ورشید احمد الکنکوھی وخلیل احمد الانبھتی واشرف علی التانوی ومن حذا حذوھم انتھی بقدر الضرورۃ۔ مصنف نے اپنی کتاب معتمد المستند میں اس گروہ کی بری رسوائیاں کیں پس ان کے فاسد عقیدوں سے ایک بھی بغیر بوچ لچر کیے نہ چھوڑا تو اے مخاطب تجھ پر لازم ہے کہ اس روشن رسالہ کا دامن پکڑے جسے مصنف نے بزودی لکھ دیا تو ان گروہوں کے رد میں ہر ظاہر و روشن و سرکوب دلیل پائے گا خصوصاً جو اس گروہ خارج از دین سے باندھے ہوئے نشان کھول دینے کا قصد کرے وہ گروہ خارج از دین کون ہے جسے وہابیہ کہا جاتا ہے اور ان میں مدعی نبوت غلام احمد قادیانی ہے اور دین سے دوسرا نکلنے والا شان الوہیت و رسالت گھٹانے والا قاسم نانوتوی اور رشید احمد گنگوہی اور خلیل احمد انبیٹھی اور اشرف علی تھانوی اور جو ان کی چال چلا اسی میں ہے۔ وبالجملۃ ھؤلاء الطوائف کلھم کفار مرتدون خارجون عن الاسلام باجماع المسلمین وقد قال فی البزازیۃ والدرر والغرر والفتاوی الخیریۃ والانھر والدر المختار وغیرھا من معتمدات الاسفار فی مثل ھؤلاء الکفارہ من شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر اھ وقال فی الشفاء الشریف ونکفر من لم یکفر من دان بغیر ملۃ الاسلام او وقف فیھم

اوشک اھ وقال فی البحر الرائق وغیرہ من حسن کلام اھل الاھواء ... لا ملہ معنی صحیح ان کان ذالک کفرا من القائل کفر المحسن اھ وقال الامام ابن حجر فی الاعلام فی فصل الکفر المتفق علیہ بین ائمتنا الاعلام من تلفظ بلفظ الکفر یکفر وکل من استحسنہ او رضی بہ یکفر اھ ۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ یہ طائفے سب کے سب (اسمٰعیلیہ ۔ نذیریہ ۔ امیریہ ۔ قاسمیہ ۔ مرزائیہ ۔ رشیدیہ ۔ اشرفیہ) مرتد ہیں ۔ باجماع امت اسلام سے خارج ہیں اور بیشک بزازیہ اور درر و غرر اور فتاویٰ خیریہ اور مجمع الانہر اور درمختار وغیرہا معتمد کتابوں میں ایسے کافروں کے حق میں فرمایا جو ان کے کفر و عذاب میں شک کرے خود کافر ہے اور شفا شریف میں فرمایا ہم اسے کافر کہتے ہیں جو ایسے کو کافر نہ کہے جس نے ملت اسلام کے سوا کسی ملت کا اعتقاد کیا یا ان کے بارے میں توقف کرے یا شک لائے اور بحر الرائق وغیرہا میں فرمایا جو بددینوں کی بات کی تحسین کرے یا کہے کچھ معنی رکھتی ہے یا اس کلام کے کوئی صحیح معنی ہیں اگر اس کہنے والے کی وہ بات کفر تھی تو یہ جو اس کی تحسین کرتا ہے یہ بھی کافر ہو جائے گا ۔ اور امام ابن حجر نے کتاب الاعلام کی اس فصل میں جس میں وہ باتیں گنائی ہیں جن کے کفر ہونے پر ہمارے ائمہ اعلام کا اتفاق ہے ۔ فرمایا جو کفر کی بات کہے وہ کافر ہے اور جو اس بات کو اچھا بتائے یا اس پر راضی ہو وہ بھی کافر ہے ۔ انتہیٰ ۔

تو موافق ارشاد علمائے مکہ معظمہ و مدینہ طیبہ و مطابق حکم معتمد المستند نذیر حسین دہلوی و امیر احمد سہسوانی و امیر حسن سہسوانی و قاسم نانوتوی و مرزا غلام احمد قادیانی و رشید احمد گنگوہی و اشرفعلی تھانوی اور ان سب کے مقلدین و متبعین و پیروان و مدح خواں باتفاق علمائے اعلام کافر ہوئے اور جو ان کو کافر نہ جانے ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی بلاشبہ کافر ہے چہ جائیکہ پیشوا اور سردار جاننا والعیاذ باللہ الکریم و ھو یھدی من یشاء الی صراط مستقیم ۔ ہمکو چونکہ اختصار منظور تھا لہٰذا ان گمراہ گروں کافروں کے وہ اقوال ملعونہ و مردودہ جن پر حکم فسق و کفر لگایا گیا بالکل نقل نہیں کئے اور ان اقوال پر علمائے حرمین نے جسقدر احکام لگائے ہیں ان میں سے صرف دس پانچ تحریر ہوئے جو صاحب ان فرق باطلہ کے اقوال عقوبت مآل اور ان پر احکام علمائے اہل کمال پر اطلاع چاہیں وہ فتاویٰ الحرمین و حسام الحرمین کا مطالعہ فرمائیں

(۴) ایسے نازک وقت میں کہ ہر چہار طرف سے دین حق پر حملے ہو رہے ہیں اور بیچ کمان سنت یکبارگی ٹوٹ پڑے ہیں کیا علمائے اہلسنت پر واجب نہیں کہ اپنے علم کو ظاہر کریں اور میدان میں آکر تحریراً

وتقریر [illegible] بدعت و نصرت ملت فرمائیں۔ اگر ایسا نہ کریں سکوت و خاموشی سے کام لیں تو کیا [illegible] کے مورد نہ ہوں گے جو فتاوی الحرمین میں مذکور ہے۔ قال الامام ابن حجر المکی فی الصواعق المحرقۃ ان الحامل الداعی لی علی التالیف فی ذالک وان کنت قاصرا عن حقائق ما ھنالک ما اخرجہ الخطیب البغدادی فی الجامع وغیرہ انہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم قال اذا ظھرت الفتن او قال البدع وسب اصحابی فلیظھر العالم علمہ فمن لم یفعل ذلک فعلیہ لعنۃ اللہ والملئکۃ والناس اجمعین لا یقبل اللہ منہ صرفا ولا عدلا اھ امام ابن حجر مکی صواعق محرقہ میں فرماتے ہیں واضح ہو کہ اس تالیف پر میرے لئے باعث و سبب اگرچہ میرا ہاتھ یہاں کے حقائق سے کوتاہ ہے وہ حدیث ساہوئی جو خطیب بغدادی نے جامع میں اور ان کے سوا اور محدثین نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا جب فتنے یا فرمایا بدمذہبیاں ظاہر ہوں اور میرے صحابہ کو برا کہا جائے تو واجب ہے عالم اپنا علم ظاہر کرے۔ جو ایسا نہ کرے گا اس پر اللہ اور فرشتوں اور آدمیوں سب کی لعنت ہے اللہ تعالٰی نہ اسکا فرض قبول فرمائے نہ نفل۔

(۱۵) جو شخص مسجد میں اگر اپنی زبان سے لوگوں کو ایذا دیتا ہو اس شخص کو مسجد سے نکلنے کا حکم ہے اس کے نکالنے کے بارے میں درمختار کا یہ قول نص صریح ہے یا نہیں واکل نحو ثوم ویمنع منہ وکذا کل موذ ولو بلسانہ یعنی مسجد میں داخل ہونے سے بدبودار چیزوں مثل کچا لہسن کھانے والے کو منع کیا جائے اور اسی طرح ہر ایذا دینے والا اگرچہ زبان سے دیتا ہو دخول مسجد سے روکا جائے۔ ردالمحتار میں تحت قول واکل نحو ثوم فرمایا ای کبصل ونحوہ مما لہ رائحۃ کریھۃ للحدیث الصحیح فی النھی عن قربان اکل الثوم والبصل المسجد قال الامام العینی فی شرحہ علی صحیح البخاری قلت علۃ النھی اذی الملئکۃ واذی المسلمین یعنی جیسے پیاز وغیرہ ان چیزوں سے جن میں بدبو ہو یہ حکم موافق حدیث صحیح ہے جو کچا لہسن اور پیاز کھانے والے کی ممانعت دخول مسجد میں ہے امام عینی نے اپنی شرح میں جو صحیح بخاری پر لکھی ہے فرمایا میں کہتا ہوں دخول مسجد سے ممانعت کا ایذائے ملائکہ و ایذائے مسلمانان ہے۔ والحمد للہ رب العلمین وافضل الصلوۃ واکمل التسلیمات علی اشرف الانبیاء والمرسلین وعلی آلہ وصحبہ ومن تبعھم اجمعین۔

فقیر محمد ضیاؤ الدین المکنی بابی المساکین۔

الجواب: الحمد للہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ [illegible] ـمین
عندہ وسائر المسلمین المتبعین سعدہ فاضل سائل بلکہ مجیب سلمہ القریب [illegible] خوبی
جواب وحق وصواب ہے فماذا بعد الحق الا الضلال ہمیں زید و عمرو کی شخصیت سے کام نہیں احکام شرعیہ
عام ہوتے ہیں جس سے یہ امر صادر ہوا کہ یہ حکم ہے کسے باشد خاک بود یا جنسے باشد اُسی عموم کے طور پر
ہم کلام کریں گے اگر فلاں فلاں اس کے مصداق تو ضرور انہیں ان کے احکام کے استحقاق ہیں ورنہ جس پر
صادق وہ مستحق ولائق واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل وحسبنا اللہ ونعم الوکیل۔

(۱) یزید پلید علیہ ما یستحقہ من العزیز المجید قطعاً یقیناً باجماع اہلسنت فاسق فاجر وجری علی الکبائر تھا۔
اس قدر پر ائمہ اہلسنت کا اطباق واتفاق ہے صرف اسکی تکفیر ولعن میں اختلاف فرمایا امام احمد بن حنبل
رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور ان کے اتباع وموافقین اسے کافر کہتے اور بہ تخصیص نام اس پر لعنت کرتے ہیں.
اور اس آیہ کریمہ سے اس پر سند لاتے ہیں۔ فھل عسیتم ان تولیتم ان تفسدوا فی الارض وتقطعوا
ارحامکم اولئک لعنھم اللہ فاصمھم واعمیٰ ابصارھم۔ کیا قریب ہے کہ اگر والی ملک ہو تو زمین
میں فساد کرو اور اپنے نسبی رشتہ کاٹ دو یہ ہیں وہ لوگ جن پر اللہ نے لعنت فرمائی تو انہیں بہرا کر دیا اور ان
کی آنکھیں پھوڑ دیں شک نہیں کہ یزید نے والی ملک ہو کر زمین میں فساد پھیلایا حرمین طیبین وخود کعبہ معظمہ و
روضہ طیبہ کی سخت بے حرمتیاں کیں مسجد کریم میں گھوڑے باندھے ان کی لید اور پیشاب منبر اطہر پر پڑے
تین دن مسجد نبوی صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم بے اذان ونماز رہی مکہ و مدینہ وحجاز میں ہزاروں صحابہ وتابعین بے
گناہ شہید کئے کعبہ معظمہ پر پتھر پھینکے۔ غلاف شریف پھاڑا۔ اور جلایا۔ مدینہ طیبہ کی پاک دامن پارسائیں
تین شبانہ روز اپنے خبیث لشکر پر حلال کر دیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جگر پارے کو تین دن
بے آب ودانہ رکھ کر مع ہمراہیوں کے تیغ ظلم سے پیاسا ذبح کیا مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے گود کے پالے
ہوئے تن نازنین پر بعد شہادت گھوڑے دوڑائے گئے کہ تمام استخوان مبارک چور ہو گئے سر انور کہ محمد
صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کا بوسہ گاہ تھا کاٹ کر نیزہ پر چڑھایا اور منزلوں پھرایا حرم محترم مخدرات مشکوئے رسالت
قید کئے گئے اور بے حرمتی کے ساتھ اس خبیث کے دربار میں لائے گئے اس سے بڑھکر قطع رحم اور
زمین میں فساد کیا ہوگا ملعون ہے وہ جو ان ملعون حرکات کو فسق وفجور نہ جانے قرآن عظیم میں صراحۃً اس پر
لعنھم اللہ فرمایا لہذا امام احمد اور امام احمد اور ان کے موافقین اس پر لعنت فرماتے ہیں اور ہمارے امام

سوالات [illegible]

[illegible] حقیقتاً سکوت کہ اس سے فسق وفجور متواتر ہیں کفر متواتر نہیں [illegible] بت کبیرہ بھی جائز نہیں نہ کہ تکفیر۔ اور امثال وعیدات مشروط بعدم توبہ لقولہ تعالےٰ فسوف یلقون غیا الامن تاب اور توبہ تادم غرغرہ مقبول ہے اور اس کے عدم پر جزم نہیں اور یہی احوط واسلم ہے مگر اس کے فسق وفجور سے انکار کرنا اور امام مظلوم پر الزام رکھنا ضروریات مذہب اہلسنت کے خلاف ہے اور ضلالت وبددینی صاف ہے بلکہ انصافاً یہ اس قلب سے متصور نہیں جس میں نسبت سید عالم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کا شمہ ہو وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون۔ شک نہیں کہ اسکا قائل ناصبی مردود اور اہلسنت کا عدو وعنود ہے ایسے گمراہ بددین سے مسئلہ مصافحہ کی شکایت بے سود ہے اس کی غایت اسی قدر تو کہ اس نے قول صحیح کا خلاف کیا اور بلاوجہ شرعی دست کشی کر کے ایک مسلمان کا دل دکھایا مگر وہ تو ان کلمات ملعونہ سے حضرت بتول زہرا وعلی مرتضیٰ اور خود حضور سید الانبیاء علیہ وعلیہم افضل الصلاۃ والثنا کا دل دکھا چکا ہے اللہ واحد وقہار کو ایذا دے چکا ہے۔ والذین یؤذون رسول اللہ لھم عذاب الیم ؕ ان الذین یؤذون اللہ ورسولہ لعنھم اللہ فی الدنیا والاخرۃ واعد لھم عذاب مھینا ؕ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۲) سائل نے یہاں بھی قطعیات کے ساتھ قرآن کو منضم کیا قطعی کے ہوتے قرینہ یا ظنی کی کیا گنتی کسی امام کے خلاف کی نوکری یا علم ماکان ومایکون یا غیوب خمسہ میں کلام یا علماء اہلسنت کو سب ودشنام تفاصیل رکھتے ہیں جن کی اصلاً حاجت نہیں جب علمائے حرمین طیبین زادہما اللہ شرفاً وتکریماً نانوتوی وگنگوہی وتھانوی کی نسبت نام بنام تصریح فرماچکے ہیں کہ یہ سب کفار ومرتدین ہیں اور یہ کہ من شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر۔ جو ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر نہ کہ ان کو پیشوا اور سرتاج اہلسنت جاننا بلاشبہ جو ایسا جانے ہرگز ہرگز صرف بدعتی وبدمذہب نہیں قطعاً کافر ومرتد ہے اور ان تمام احادیث کا کہ سوال میں فتاویٰ الحرمین سے منقول ہوئیں مورد ہے بلاشبہ اس سے دور بھاگنا اور اسے اپنے سے دور کرنا۔ اس سے بغض اس کی اہانت۔ اسکا رد فرض ہے اور توقیر حرام وہدم اسلام۔ اسے سلام کرنا حرام۔ اس کے پاس بیٹھنا حرام۔ اس کے ساتھ کھانا پینا حرام۔ اس کے ساتھ شادی بیاہت حرام اور قربت زنائے خالص اور بیمار پڑے تو اسے پوچھنے جانا حرام۔ مر جائے تو اس کے جنازے میں شرکت اسے مسلمانوں کا سا غسل کفن دینا حرام۔ اس پر نماز جنازہ پڑھنا حرام بلکہ کفر اسکا جنازہ اپنے کندھوں پر اٹھانا اس کے جنازے کی مشایعت حرام

اسے مسلمانوں کے مقابر میں دفن کرنا حرام اس کی قبر پر کھڑا ہونا حرام اس [illegible] مین ثواب حرام بلکہ کفر۔ والعیاذ باللہ رب العلمین۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۳) جواب سابق میں واضح ہو چکا کہ ان سے ہر قسم کا قطع تعلق فرض ہے اور جب وہ تمام علمائے حرمین شریفین کے متفق علیہ فتوے سے کافر و مرتد ہیں تو مسجد میں تو ان کا کیا حق۔ حدیث ابن حبان مذکورہ فتاوی الحرمین میں ہے لا تصلوا معھم ان کے ساتھ نماز نہ پڑھو ان کے پیچھے تو نماز باطل محض ہی ہے۔ صف میں ان کا کھڑا ہونا بھی جائز نہیں کہ ان کی نماز ہی نہیں تو عین نماز میں بالکل خارج از نماز ہیں تو ان کے کھڑے ہونے سے صف قطع کہ غیر نمازی حائل اور صف قطع کرنا حرام ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من قطع صفا قطعہ اللہ جو صف قطع کرے اللہ اسے کاٹ دے۔ تو جو مسلمانوں میں سربرآوردہ ہو جو ان کے منع پر بلا فتنہ و فساد قدرت رکھتا ہو اس پر فرض ہے کہ انہیں مسجد میں آنے سے روکے اور مسلمانوں کی نماز خراب ہونے سے بچا کے مسلمانوں کو دینی وتعلیم اور جو نہ مانے اسے ہر جائز سختی و تشدد کے ساتھ ان کے میل جول سے باز رکھے کہ یہ نہی عن المنکر تا قدر قدرت فرض قطعی ہے اور جو نہ کرے وہ اسی مجرم کا اس کے عذاب میں ساتھی اصحاب سبت پر جب عذاب الٰہی نازل ہوا کہ فقلنا لھم کونوا قردۃ خاسئین ہم نے ان سے فرمایا ہو جاؤ بندر دھتکارے ہوئے جو انہیں منع نہ کرتے تھے وہ بھی ان کے ساتھ بندر کر دیئے گئے۔ منع کرنے والوں نے نجات پائی جو ان کے خیالات و حالات پر مطلع ہو کر انہیں عالم جانے یا قابل امامت مانے ان کے پیچھے نماز پڑھے وہ بھی انہیں کی طرح کافر و مرتد ہے کہ من شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر۔ اس کے لئے حسام الحرمین کی وہ عبارتیں کہ سوال سوم میں مذکور ہوئیں کافی ہیں یوہیں جو ان احکام ضروریات اسلام کو کہے یہ مولویوں کے جھگڑے ہیں وہ بھی کافر ہے محیط و عالمگیریہ میں ہے رجل قال آنہا کہ علم آموزند داستانہا است کہ می آموزند او قال باد است آنچہ می گویند او قال تنہ ویر است او قال من علم حیلہ را منکرم ھذا کلہ کفر۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۴ و ۵) بلا شبہ علمائے اہلسنت پر اعانت سنت و اہانت بدعت تحریراً و تقریراً بقدر قدرت فرض اہم و اعظم ہے اور ہر موذی کو مسجد سے نکالنا بشرط استطاعت واجب اگرچہ صرف زبان سے ایذا دیتا ہو خصوصاً وہ جس کی ایذا مسلمانوں میں بد مذہبی پھیلانا اور اضلال و اغوا ہو ان کی سند میں وہی احادیث

...کیں کافی ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر احمد رضا قادری عفی عنہ

عبدالمصطفیٰ احمد رضا خاں محمدی سنی حنفی قادری،

مسئلہ ۳۵: مفتیان کرام وفقہائے ذوی الاحترام کا اس بارے میں کیا ارشاد ہے زید کہتا ہے کہ جلد قربانی وعقیقہ مسجد ومدرسہ کے صرف میں آسکتی ہے بکر کا قول ہے کہ کسی فقیر کو دی جائے وہ خرچ کر سکتا ہے کیونکہ یہ صدقہ ہے اور صدقات کی تفصیل کلام الٰہی نے فرمادی انما الصدقات للفقراء۔ الآیہ۔ سورۂ توبہ اور حکم باری تعالیٰ ہے۔ فان تنازعتم فی شئی فردوہ الی اللہ والرسول۔ لہٰذا کلام ربانی کی طرف رجوع کی گئی۔ نیز بکر کا بیان ہے کہ بتقدیر صحت قول زید اسکا ماخذ کہاں ہے۔ امید کہ مسئلہ کی توضیح مع نقل عبارات فرمائی جائے۔

الجواب: بیشک ہر منازعت میں اللہ ورسول ہی کی طرف رجوع لازم ہے مگر ہر ایک کو بلاواسط رجوع کی دیانت کہاں یہیں دیکھئے آیہ کریمہ صدقات سے زکوٰۃ مراد کہ اسی میں ارشاد ہوتا ہے والعٰملین علیھا اور بکر نے اسے قربانی وعقیقہ کو شامل کر دیا یہ بھی نہ دیکھا کہ اس کے تو گوشت کی نسبت خود قرآن کریم میں ارشاد ہے فکلوا منھا اس میں سے خود بھی کھاؤ۔ اب کہاں رہی صدقات کی وہ تفصیل جو اس آیہ کریمہ میں بالحصر ارشاد ہوئی تھی کہ انما الصدقات للفقراء۔ الآیہ۔ یہ بھی نہ سمجھا کہ عوام تک اسے قربانی کہتے ہیں نہ کہ صدقہ تو ہر کار تقرب اسمیں روا۔ ولہٰذا امام علامہ زیلعی نے شرح کنز الدقائق میں فرمایا۔ لانہ قربۃ کالتصدق ہاں ہم نے خاص مسئلہ قربانی میں اللہ عزوجل کی طرف رجوع کی تو اسکا ارشاد پایا فکلوا منھا واطعموا البائس الفقیر خود اس میں سے کھاؤ اور ضرورت مند فقیر کو کھلاؤ اطعام کے لفظ نے بتایا کہ تصدق ہی لازم نہیں اباحت بھی کافی ہے جو محض ایک قربت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف رجوع کی تو حضور کا ارشاد پایا فکلوا وادخروا وائتجروا۔ خود کھاؤ اور اٹھا رکھو اور ثواب کا کام کرو۔ رواہ ابوداؤد عن نبیشۃ الھذلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ مسجد ومدرسہ دینیہ اہلسنت میں دینا بھی ثواب کا کام مثل اطعام